اعلیٰ حضرت اور مسلکِ اعلیٰ حضرت
تحقیق کے اُجالے میں
علامہ مفتی غلام مرتضیٰ صاحب قبلہ
شائع کردہ
طلبہ بزم رضا، دارالعلوم امام احمد رضا، رضانگر دھارمک گچھ، بس اسٹینڈ سوناپور،
ضلع اتر دیناجپور، مغربی بنگال۔ پن: 733214

مسلک اعلیٰ حضرت زندہ باد ۷۸۶/۹۲ فیضان اعلیٰ حضرت زندہ باد

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ
اعلیٰ حضرت احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

دعویٰ عشق نبی اور رضا سے نفرت ☆ دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت
تحقیق کے اُجالے میں

مؤلفہ
مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی غلام مرتضی صاحب قبلہ
بانی وناظم اعلیٰ دار العلوم امام احمد رضا، رضا نگر دھارمک گچھ، بس اسٹینڈ سونا پور،
ضلع اتر دیناجپور، مغربی بنگال۔ موبائیل: 9932592024

شائع کردہ
طلبہ بزم رضا، دار العلوم امام احمد رضا، رضا نگر دھارمک گچھ، بس اسٹینڈ سونا پور،
ضلع اتر دیناجپور، مغربی بنگال۔ پن: 733214

نام کتاب	:اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت تحقیق کے اُجالے میں
نام مؤلف	: مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی غلام مرتضیٰ صاحب قبلہ
تعداد اشاعت	: ۱۰۰۰
سال اشاعت	: ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۰۰۶ء
صفحات	:
قیمت	:
ناشر	: طلبہ بزم رضا، دار العلوم امام احمد رضا، رضا نگر دھارمک گچھ
کمپوٹر کمپوزنگ وطباعت	:HIIT پریس، اسلامپور، ضلع اتر دیناجپور، مغربی بنگال۔

شرف انتساب

بنام نامی

جملہ ائمہ دین متین، فقہائے مجتہدین، فضلائے محدثین، کملائے مفسرین، اولیاء کاملین، علمائے صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

و

محبوب سبحانی، غوث صمدانی، قطب ربانی، پیر لاثانی، سید الشاہ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و

خواجۂ خواجگاں، عطائے رسول، سلطان الہند، غریب نواز سرکار معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، غوث العالم، محبوب یزدانی، مخدوم سلطان سید الشاہ اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ السامانی

و

سلطان العارفین امام الاولیاء خاتم الاکابر تاجدار مارہرہ حضور پر نور علامہ مفتی سید الشاہ آل رسول احمدی قدس سرہ الربانی

فیوض و برکات کا طالب

حقیر غلام مرتضیٰ غفرلہ

ہدیۂ عقیدت

امام اہلسنت مجدد دین وملت ومؤید کتاب وسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا محدث اعظم عالم اسلام علیہ الرحمۃ والرضوان

اور

سلطان العارفین قطب الاقطاب غوث الاغواث سید الشاہ فدا محمد عبد الکریم المعروف بہ مولانا سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

اور

تاجدار اہلسنت قطب الاقطاب شبیہ غوث اعظم شہزادۂ مجدّد اعظم حضور مفتی اعظم ہند آل الرحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور

سید العلماء سند الحکماء یادگار مشائخ مارہرہ حضرت علامہ مفتی الحاج سید الشاہ آل مصطفیٰ برکاتی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ

اور

قطب بہار وبنگال استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد نصیر الدین اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان

اور

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، یادگار حجۃ الاسلام، جانشین ونواسۂ حضور مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ، فقیہ اعظم ومفتی اعظم حضرت علامہ الحاج الشاہ اسماعیل رضا المعروف بہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری میاں قبلہ دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ

کی

بارگاہ عالیہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

خاکپائے اولیاء
حقیر غلام مرتضیٰ غفرلہ

تقریظ جمیل

نبیرۂ اعلیٰ حضرت ، یادگار حجۃ الاسلام، جانشین و نواسۂ حضور مفتی اعظم ہند ،تاج الشریعہ،فقیہ اعظم و مفتیٔ اعظم حضرت علامہ الحاج الشاہ اسماعیل رضا المعروف بہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری میاں قبلہ دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

۹۲/۷۸۶

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد

''اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت تحقیق کے اجالے میں'' بعض مقامات سے پڑھوا کر سنا۔ نیز شاگرد عزیز مولانا محمد یونس رضا سلمہ المنان نے بھی پڑھکر اطمینان کا اظہار کیا۔ خوب پایا جو کچھ سنا خوب ہے۔ امید کہ کتاب شرعی غلطی سے محفوظ ہوگی۔

مولانا مولوی غلام مرتضیٰ صاحب کی کاوش عمدہ کاوش ہے۔ مسلک اعلیٰ حضرت کوئی نیا مسلک نہیں فرقہائے باطلہ سے امتیاز کے لئے مسلک اہلسنت و جماعت کا دوسرا نام ہے۔ جیسا کہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات سے روشن ہے۔ اور اس سے انحراف تعصب کے سوا کچھ نہیں۔ جو گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا موصوف کی کاوش کو مقبول عام کرے۔ اور اس کو اپنوں کے لئے ذریعۂ استقامت اور غیروں کے لئے ذریعۂ ہدایت بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ و صحبہٖ اجمعین.

دعا گو

محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

۲۰/رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے ☆ ٹھیک ہو نام رضا تم پے کروروں درود

برادران اسلام! دین اسلام نے ہمیں نیکیوں کا حکم کرنے اور بدیوں سے روکنے کی تعلیم دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کیے گئے ہو نیک کام کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نیکیوں کا حکم کرنا اور بدیوں سے روکنا بہترین جہاد ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ کیا فاسق و فاجر کو بُرا کہنے سے پرہیز کرتے ہو۔ فاسق و فاجر کی توہین کرو تا کہ لوگ اسکو پہچان جائیں اور جو خصلت اس میں ہے اس کو بیان کرو تا کہ لوگ اس سے بچیں (طبرانی)۔ سرکار مدینہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خداوند قدوس غضب ناک ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش ہل جاتا ہے (مشکوٰۃ شریف)۔ حدیث شریف میں ہے کہ کوئی آدمی کسی قوم میں رہ کر گناہ کا کام کرے اور وہ قوم قدرت رکھتے ہوئے بھی اس آدمی کو گناہ کرنے سے نہ روکے تو اللہ تعالیٰ اس ایک آدمی کے گناہ کے سبب سے پوری قوم کو ان کے مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا فرمائے گا (مشکوٰۃ شریف)۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کی برائی کرنا غیبت نہیں۔ اول: امام ظالم۔ دوم: بدعتی (بدعقیدہ)۔ سوم: فاسق معلن (احیاء العلوم)۔

غور کیجیے! کہ عقیدے کا فسق عمل کے فسق سے زیادہ برا ہے۔ جو شخص عمل کے فسق میں مبتلا ہو اس کی برائیوں کو ظاہر کرنے کا حکم ہے۔ لہذا جو شخص بدعقیدگی میں مبتلا ہو اس کی بدعقیدگی اور گمراہی کو لوگوں میں ظاہر کرنا زیادہ ضروری ہوگا۔ تاکہ لوگ اس کی پیروی نہ کریں اور اس کو اپنا امام و پیشوا بنا کر اس کے ہم خیال اور ہم عقیدہ نہ ہو جائیں۔ وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں، قادیانیوں کی بدعقیدگی تو ظاہر و زاہر ہے کہ وہ اللہ جل شانہ اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابۂ کرام، تابعین عظام اور بزرگان دین کی شان میں توہین اور گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔

بُرے کو بُرا کہنا ضروری ہے ورنہ قبر لعنتوں سے بھر جائے گی

کچھ لوگ بڑی سادگی سے کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں کو برا کہیں۔ ان کا ردکر کے بُرا بنیں۔ وہ اپنی قبر میں جائیں گے۔ ہم اپنی قبر میں جائیں گے۔ یہ صحیح ہے کہ ہر شخص اپنی قبر میں جائے گا۔ مگر جو شخص بدمذہبوں، مرتدوں، وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں کی بدمذہبیوں، بے دینیوں پر قصداً ردوابطال نہ کرے گا اور لوگوں کو ان کے کفریات و ضلالت میں مبتلا دیکھ کر بھی خوش رہے گا تو اس کی قبر لعنتوں سے بھر دی جائے گی۔ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب فتنے ظاہر ہوں۔ بدمذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے

تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے۔ یعنی بد مذہبوں کا رد کرے اور جو عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے۔ یعنی بد مذہبوں کا رد نہ کرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔

سوچئے کہ جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے محبوب صحابۂ کرام کے گستاخوں کا رد و ابطال نہ کرنے والا ملعون ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے گستاخوں وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں کا رد و ابطال نہ کرنے والا کیسا شدید ترین ملعون ہوگا۔ لچھے دار تقریروں، لطیفوں اور چٹکلوں سے قوم کو بہلانے والے وہ مولوی جو رد نہیں کرتے وہ اس حدیث پاک کو غور سے پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مجددی "تنقیدات وتعاقبات امام احمد رضا" میں تحریر فرمائے ہیں جہاں تک امام احمد رضا کے مذہبی افکار کا تعلق ہے وہ سنی حنفی اور پکے و سچے مسلمان تھے۔ ایمان میں کسی لچک کے قائل نہ تھے۔ اسی لئے انہوں نے اپنے معاصرین کے اقوال و اعمال پر سخت تنقید کی اور کفر کے فتوے بھی لگائے۔ چنانچہ انکے مخالفین نے مشہور کر دیا کہ تکفیر مسلم امام احمد رضا کا محبوب مشغلہ تھا۔ لیکن حقیقت واقعہ یہ ہے کہ اعلائے کلمۃ الحق ان کا مسلک تھا اور احیائے اسلام

ان کا مقصد۔ اس مسلک کا جو مخالف ہوتا اور اس مقصد کی راہ میں جو حائل ہوتا۔ خواہ اپنا ہو یا بیگانہ وہ پوری شدت سے اس کی مخالفت فرماتے۔ اور اس کے لئے اپنی تمام فکری و عملی توانائیاں صرف کرتے۔ وہ اپنے مخالفین کی طرح اپنوں کی بھی رعایت نہ کرتے۔ یہی انکی عدل گستری اور انصاف پسندی کا طرّہ ٔ امتیاز تھا۔ جو محسوس کیا جانا چاہئے۔

آغاز اسلام ہی سے اللہ جل جلالہ کے دین پر اور اس کی راہ اختیار کرنے والوں پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹتا رہا۔ کبھی کفار و مشرکین کے الم ناک مظالم کبھی بدر، احد اور خندق کی جنگوں کے خونی مناظر، کبھی عبداللہ ابن ابی کی منافقت اور کبھی یزید پلید کے ظلم و ستم کبھی فتنۂ خوارج و روافض کبھی حملۂ تاتار کی شکلوں میں مگر ہر دور میں صحابۂ کرام، اولیاء عظام، مجاہدین اسلام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بے مثال قربانیوں سے اسلام اور اسلامی روح کو آلودگیوں اور خطرات سے پاک اور محفوظ رکھا۔ پھر قریب ڈیڑھ سو سال قبل ان تمام فتنوں میں زبردست فتنہ اور تمام مصیبتوں میں خطرناک مصیبت وہابیوں دیوبندیوں کی صورت میں پیدا ہوئیں۔ جنہوں نے مذہب اسلام میں طرح طرح کی نئی نئی باتیں پیدا کیں اور اللہ و رسول (جل جلالہ و ﷺ) کی شان میں گستاخیاں بے ادبیاں کیں۔ جیسا کہ

مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند تحذیر الناس کتاب لکھکر مسلمانوں کو بہکانا شروع کیا۔ کہ فخر دو عالم کو بلحاظ زمانہ آخری نبی ماننا جاہلوں کا خیال ہے۔ اور تصریح کی کہ آپ بلحاظ زمانہ آخری نبی نہیں۔ اگر آپ کے زمانہ میں یا آپ کے زمانہ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

مولوی رشید احمد گنگوہی اور اس کے شاگرد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی رسوائے زمانہ کتاب براہین قاطعہ میں شیطان لعین کے علم کو حضور ﷺ کے علم سے زیادہ بتایا۔

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور ﷺ کے علم غیب شریف کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم کی طرح بتایا۔

ان کے یہاں توحید کے معنی انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی اور اللہ تعالیٰ کی توہین ہے۔ حالانکہ ان کی توحید شیطانی توحید ہے۔ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت و رفعت کا انکار کیا اور ان وہابیوں دیوبندیوں نے حضور ﷺ کی عظمت و رفعت کا انکار کیا۔ اسی پر فتن پر آشوب دور میں ہندوستان کے مشہور شہر بریلی کی سرزمین پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین کا مجدّد بنا کر بھیجا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پچپن سے زائد علوم پر

مہارت عطا فرمائی۔ آپ کے دور سے آج تک آپ کا کوئی ثانی پیدا نہیں ہوا۔ پوری دنیاء اہلسنت پر آپ کا عظیم احسان ہے کہ آپ نے بحکم شریعت دنیاء اسلام کے مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت کے لئے (خانوادۂ قادریہ برکاتیہ مجیدیہ بدایوں شریف کے شمس بازغہ اور خانوادۂ علمی فرنگی محل لکھنؤ کے سراج نابغہ جامع معقول ومنقول حاویٔ فروع واصول حضرت علامہ الشاہ فضل رسول عثمانی بدایونی قدس سرہ الربانی کی تصنیف المعتقد المنتقد (۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء) کی شرح المعتمد المستند (۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء) میں یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ مولوی نانوتوی، مولوی گنگوہی، مولوی انبیٹھوی، مولوی تھانوی اور ان کے ہم عقیدے چیلے سب کے سب قطعاً یقیناً کافر ومرتد ہیں۔ باتفاق امت اسلام سے خارج ہیں۔ جو انکے کفری عقائد سے آگاہ ہو کر ان کے کافر ومرتد ہونے اور عذاب پانے میں شک کرے یا توقف (دیر) کرے تو وہ بھی کافر ہے اور برصغیر ہندوپاک کے ہر ضلع ہر صوبہ ہر ریاست کے علمائے کرام ومشائخ عظام ومفتیان شریعت نے تصدیق وتوثیق فرمائی۔ بلکہ ساتھ ہی ساتھ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدّد اعظم، محدث اعظم عالم اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عظیم وجلیل فضائل سے یاد کیے اور اپنا سردار، پیشوا، مجدّد تسلیم کیے۔ آپ نے مذکورہ فتنوں کے علاوہ تمام فتنوں کا رد وابطال فرمایا۔ لیکن دیوبندی مذہب کی کھال

ادھیڑنے اور وہابی دھرم کی دھجی بکھیرنے میں کوشش بلیغ فرمائی۔ اور پیشوایان وہابیہ کے ایک ایک جل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ انکے طرح طرح کے مکرودجل کو بے نقاب فرمایا۔ سیکڑوں کتابیں ان کے رد میں تصنیف فرمائیں۔ چونکہ یہ لوگ اپنے کوسنی کہلاتے ہیں۔ حنفی ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کا دعوٰی کرتے ہیں۔ عقائد وفقہ کی کتابوں کے ماننے کا اظہار کرتے ہیں۔ سنی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ قادری چشتی نقشبندی سہروردی بنتے ہیں۔ اس لئے ان کی پہچان عوام مسلمین کے بس سے باہر تھی۔ اہلسنت وجماعت سے ان کا امتیاز کرنا ان کے اقوال کفر وضلال کا پہچاننا۔ ان کے عقائد باطلہ وخیالات فاسدہ سے واقف ہونا عامۃ المسلمین کے لئے سخت دشوار کام تھا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں وہابیت شباب پر تھی۔ اور وہ اپنے پیٹ سے کئی نئے مذاہب کو جنم دی چکی تھی۔ دیوبندیت، نیچریت، قادیانیت، چکڑالویت، دہریت، ندویت، صلح کلیت وغیرہ مذاہب وہابیت کے پیٹ سے پیدا ہوچکے تھے۔ آپ نے چوکھیا لڑائی لڑکران سب کے دانت کھٹے کردیے۔ باطل پرستوں کے ایک ایک حملے کا ایسا دندان شکن جواب دیے کہ پھر وہ اپنی کمر سیدھی نہ کرسکے۔ اہل سنت پر آپ کا یہ احسان ہم کبھی نہیں بھول سکیں گے۔ کہ آپ نے قلم کی

تلوار اٹھا کر مذہب اہلسنت کے خلاف ایک منصوبہ بند سازش کو ناکام بنا دیا۔ تحفظ ناموس رسالت ونبوت کے لئے آپ نے جس حوصلہ مندی کے ساتھ اپنی پوری زندگی کو داؤ پہ لگا دیا۔ یہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ خدانخواستہ آپ نے فتنۂ وہابیت کے سیلاب پر بند نہ باندھا ہوتا تو آج اہلسنت کا شیرازہ بالکل بکھر گیا ہوتا۔ آپ نے ردوہابیت کے سلسلے میں تقریر سے زیادہ تحریر سے کام لیا اور تحریری رد کے انبار لگا دیے۔ اور وہابیت کے کلیات وجزئیات سب کا ابطال فرمایا۔ اس لئے کہ تقریر سے صرف حاضرین فیضیاب ہوتے ہیں اور تحریر سے سب کو فیض پہنچتا ہے۔ اگر کتابیں گھر میں ہیں تو جب وقت ملا پڑھ لئے۔ کسی نے دیکھا تو اس نے پڑھنے کی کوشش کی۔ پھر وہی کتابیں نئی نسل کے لئے سامان آخرت ہوتی ہیں۔ آج کچھ نادان لوگ یہ کہتے ہیں کہ تقریر وتحریر سے دین کا کام نہیں ہوتا۔ جس کی زبان میں نہ تقریر کے لئے الفاظ ہیں نہ تحریر کے لئے ہاتھ میں قلم کی دولت تو وہ ایسا ہی کہے گا۔ آپ حضرات ایسے لوگوں کی باتوں میں نہ آئیں۔ دین اسلام اشاعت سے بڑھا ہے۔ اور اشاعت ایک تو تقریری طور پر ہوتی ہے اور ایک تحریری طور پر اور حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کے لئے لٹریچر، کتابچہ، رسالہ، پوسٹر، ہینڈ بل اور کتابوں سے زیادہ مؤثر حربہ دوسرا کوئی نہیں ہوسکتا۔ آپ نے ایک طرف احقاق حق وازہاق باطل کی خاطر اپنے دور کے تمام

فتنوں کی سرکوبی فرمائی۔ تو دوسری طرف حق کو بلند کرنے اور باطل کو دبانے کے لئے سینوں کو بھی دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے مسلح فرما دیا۔ اور آئندہ نسلوں کے لئے سامان جنگ کا اتنا ذخیرہ جمع کر دیا کہ جب بھی حق کے مقابلے میں باطل فرقے بالخصوص وہابی، دیوبندی سر ابھاریں تو انہیں کچل کر رکھ دیا جائے۔ چنانچہ جب سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مظہر غوثیت سراپا کشف و کرامت علیہ الرحمہ کے بعد وہابیت، دیوبندیت کے پیٹ سے مودودی اور الیاسی دھرم نئے نئے ساز و سامان لیکر پیدا ہوئے تو غلامان احمد رضا نے دونوں کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیے۔

اعلیٰ حضرت سے محبت رکھنا سنیت کی پہچان ہے۔ اور آپ سے جلنا بے دین ہونیکی علامت ہے۔ ہمارے اسلاف کرام کو اعلیٰ حضرت سے کتنی عقیدت و محبت تھی۔ آیئے ملاحظہ فرمایئے۔

استاذ المحدثین حضرت علامہ مفتی وصی احمد سورتی علیہ الرحمۃ والرضوان سے ایک مرتبہ ان کے شاگرد حضرت علامہ مولانا سید الشاہ محمد اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے عرض کی کہ حضرت! آپ تو علامہ شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان سے مرید ہیں لیکن آپ کو جتنی عقیدت و محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اتنی اور کسی سے نہیں۔ اعلیٰ حضرت کی

فتنوں کی سرکوبی فرمائی۔تو دوسری طرف حق کو بلند کرنے اور باطل کو دبانے کے لئے سنیوں کو بھی دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے مسلح فرمادیا۔اور آئندہ نسلوں کے لئے سامان جنگ کا اتنا ذخیرہ جمع کردیا کہ جب بھی حق کے مقابلے میں باطل فرقے بالخصوص وہابی، دیوبندی سر ابھاریں تو انہیں کچل کر رکھ دیا جائے۔چنانچہ جب سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مظہر غوثیت سراپا کشف و کرامت علیہ الرحمہ کے بعد وہابیت، دیوبندیت کے پیٹ سے مودودی اور الیاسی دھرم نئے نئے ساز و سامان لیکر پیدا ہوئے تو غلامان احمد رضا نے دونوں کے بخئیے ادھیڑ کر رکھ دیے۔

اعلیٰ حضرت سے محبت رکھنا سنیت کی پہچان ہے۔اور آپ سے جلنا بے دین ہونیکی علامت ہے۔ہمارے اسلاف کرام کو اعلیٰ حضرت سے کتنی عقیدت و محبت تھی۔آیئے ملاحظہ فرمایئے۔

استاذ المحدثین حضرت علامہ مفتی وصی احمد سورتی علیہ الرحمۃ والرضوان سے ایک مرتبہ ان کے شاگرد حضرت علامہ مولانا سید الشاہ محمد اشرفی جیلانی محدث کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے عرض کی کہ حضرت! آپ تو علامہ شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان سے مرید ہیں لیکن آپ کو جتنی عقیدت و محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اتنی اور کسی سے نہیں۔اعلیٰ حضرت کی

یادان کا تذکرہ، ان کے فضل وکمال کا خطبہ آپ کی زندگی کے لئے روح کا مقام رکھتا ہے۔اس کی کیا وجہ ہے؟ تو فرمایا کہ سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں جو میں نے مولوی اسحاق صاحب محشی بخاری سے پائی ہے۔اور سب سے بڑی نعمت وہ بیعت نہیں جو مجھے پیرومرشد حضرت علامہ شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمۃ سے نصیب ہوئی ہے۔ بلکہ سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی نعمت وہ ایمان ہے جو مدار اعمال ونجات ہے۔جس کو میں نے صرف اعلیٰ حضرت سے پایا ہے۔میرے سینہ میں پوری عظمت کے ساتھ مدینہ کے بسانے والے اعلیٰ حضرت ہی ہیں۔اسی لئے ان کے تذکرہ سے میری روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔میں ان کے ایک ایک کلمہ کو اپنے لئے مشعل ہدایت جانتا ہوں۔تاجدار اہلسنت حضور پرنور شیخ الاسلام اعلیٰ حضرت سید الشاہ علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ حیات میں جب بھی کبھی ریل گاڑی سے بریلی شریف کے ریلوے اسٹیشن سے گزرتے تو احتراماً دستہ بستہ کھڑے ہو جاتے۔جب ٹرین بریلی شریف کی حدود سے گزر جاتی تو بیٹھتے۔کسی نے عرض کیا حضور! آپ بریلی شریف کی حدود سے گزرتے ہوئے کھڑے کیوں ہو جاتے ہیں؟ تو حضور اشرفی میاں قدس سرہ نے فرمایا جب ایک نائب رسول ایک آل رسول کی تعظیم کے لئے کھڑے ہیں تو آل

یادان کا تذکرہ، ان کے فضل وکمال کا خطبہ آپ کی زندگی کے لئے روح کا مقام رکھتا ہے۔اس کی کیا وجہ ہے؟ تو فرمایا کہ سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں جو میں نے مولوی اسحاق صاحب محشی بخاری سے پائی ہے۔اور سب سے بڑی نعمت وہ بیعت نہیں جو مجھے پیرومرشد حضرت علامہ شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمۃ سے نصیب ہوئی ہے۔ بلکہ سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی نعمت وہ ایمان ہے جو مدار اعمال ونجات ہے۔جس کو میں نے صرف اعلیٰ حضرت سے پایا ہے۔میرے سینہ میں پوری عظمت کے ساتھ مدینہ کے بسانے والے اعلیٰ حضرت ہی ہیں۔اسی لئے ان کے تذکرہ سے میری روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔میں ان کے ایک ایک کلمہ کو اپنے لئے مشعل ہدایت جانتا ہوں۔تاجدار اہلسنت حضور پرنور شیخ الاسلام اعلیٰ حضرت سید الشاہ علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ حیات میں جب بھی کبھی ریل گاڑی سے بریلی شریف کے ریلوے اسٹیشن سے گزرتے تو احتراماً دستہ بستہ کھڑے ہو جاتے۔جب ٹرین بریلی شریف کی حدود سے گزر جاتی تو بیٹھتے۔کسی نے عرض کیا حضور! آپ بریلی شریف کی حدود سے گزرتے ہوئے کھڑے کیوں ہو جاتے ہیں؟ تو حضور اشرفی میاں قدس سرہ نے فرمایا جب ایک نائب رسول ایک آل رسول کی تعظیم کے لئے کھڑے ہیں تو آل

رسول کیوں نہ نائب رسول کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو۔ شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کے پیر و مرشد قدوۃ العارفین خاتم الاکابر حضور پرنور سید الشاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر روز قیامت اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ آل رسول تو میرے لئے کیا لایا۔ تو میں احمد رضا کو پیش کر دونگا۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی سید الشاہ نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد جب مزار شریف پر حاضر ہوئے تو بچشم اشکبار فرمایا ''حقیقت یہ ہے کہ دین ملا تو یہاں سے ایمان ملا تو یہاں سے''۔ حضور محدث اعظم ہند علامہ مولانا مفتی سید الشاہ محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا کہ جب درس نظامی درس حدیث کی تکمیل کے بعد میرے مربیوں نے مجھے کار افتاء کے لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا کے حوالہ کیا۔ زندگی کی یہی گھڑیاں میرے لئے سرمایۂ حیات ہو گئیں۔ اور میں محسوس کرنے لگا کہ آج تک جو کچھ پڑھا تھا وہ کچھ نہ تھا اور اب ایک بحر العلوم کے ساحل کو پالیا ہوں۔ علم کو راسخ فرمانا اور ایمان کو رگ و پے میں اتار دینا اعلیٰ حضرت کی یہ وہ کرامت ہے جو ہر ہر منٹ صادر ہوتی رہتی ہے۔

مخدوم الاولیاء حضور سید العلماء سند الحکماء علامہ حافظ قاری مفتی الحاج سید الشاہ آل مصطفیٰ برکاتی مارہروی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ فرماتے ہیں۔ میں نے اس بات پر بہت ہی غور کیا کہ حضور اعلیٰ حضرت مجدّد اعظم دین وملت قدس سرہ العزیز ہر فضیلت و کرامت کے حامل تھے اور انکی ذات بابرکات مظہر ذات وصفات سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پٹھان قوم میں کیوں پیدا فرمایا۔ سادات میں کیوں نہیں پیدا فرمایا۔ تو سمجھ میں یہ آیا کہ اگر وہ سید ہوتے اور سید ہوکر سیدوں کا ادب واحترام اس شان وبان سے فرماتے۔ انکی تعظیم وتوقیر کا خطبہ اس طرح پڑھتے تو منافقین یہ کہہ سکتے تھے کہ میاں اپنے منہ اپنی تعریف کررہے ہیں۔ اور اپنی تعظیم وتوقیر کروانے کی غرض سے یہ طریقے اپنارہے ہیں۔ لہذا رب تعالیٰ جل و علا کی یہ حکمت ظاہر ہوئی کہ سادات میں ان کو پیدا نہ فرما کر اعدائے دین کا روز قیامت تک کے لئے منہ بند فرمادیا۔

تعصب پرست لوگ کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس قدر تحریروں کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا لیکن یہ دن دوپہر میں چمکتے سورج کا انکار ہے۔ حدیث شریف میں ہے "لان یھدی اللہ علیٰ یدک رجلا واحدا اخیر مما طلعت علیہ الشمس" اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب

فرمائے تو یقیناً روئے زمین کی حکومت سے بہتر ہے۔ اور یہاں ہزاروں تو کیا بلکہ لاکھوں اشخاص اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تحریروں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ گمراہوں کا گروہ آپ کی تحریریں پڑھ کر دین دار بنے۔ بدعقیدہ کتابیں دیکھ کر خوش عقیدہ بنے۔ بے دین آپ کی رہنمائی سے دین دار بنے۔ بدمذہب آپ کی کتابیں دیکھکر صحیح سنی ہوئے۔ مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ مفتی حشمت علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ مجھکو بھی حضور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی مقدس کتاب تمہید ایمان دیکھنے سے ہی اسلام وسنیت کی بے بہا دولت عطا ہوئی۔ ورنہ میں بھی دیوبندیت کی تاریک کفری گھٹاؤں میں پھنس کر اسلام و سنیت کے آفتاب عالمتاب کے سچے اصلی حقیقی نور سے بہت دور جا پڑا تھا۔ یہ اعلیٰ حضرت کی تحریر ہی کا صدقہ ہے کہ ایک غریب سنی کا بچہ اسٹیج پر کھڑا ہو کر زمانہ موجودہ کے فرعون، نمرود، ابوجہل اور ابولہب جو اپنی جماعت میں مخدوم الکل، شیخ الاسلام، حکیم الامت قاسم العلوم کہلاتے ہیں۔ انکی بے دینی کی دھجیاں اڑاتا ہے۔ ان کے کفر وارتداد کو بے نقاب کرتا ہے۔ یہ اعلیٰ حضرت کی مقدس کتابوں کا ہی فیض ہے۔ کہ ہمارے مناظرین میدان مناظرہ میں باطل پرست بھیڑیوں سے لوہے کے چنے چبواتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ والرضوان نے حدیث پاک

"الحب فی اللہ والبغض فی اللہ" پرسختی کے ساتھ عمل کر کے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ اللہ ورسول (جل وعلا و ﷺ) نیز صحابہ عظام اولیاء کرام ائمہ اسلام کے دشمنوں، وہابیوں ،دیوبندیوں، تبلیغیوں، غیر مقلدوں سے سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کا ہرگز ہرگز میل ملاپ نہیں ہوسکتا۔"الحب فی اللہ والبغض فی اللہ" کے معیار کے مطابق حضور پرنور ﷺ سے عقیدت ومحبت اسی وقت ممکن ہے جب حضور ﷺ کے دشمنوں وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں، غیر مقلدوں سے نفرت کی جائے۔انہیں اپنا دشمن سمجھا جائے۔نہ ان سے شادی بیاہ کی جائے۔نہ ان کا نکاح پڑھایا جائے۔نہ ان سے دوستی رکھی جائے۔نہ ان کا کوئی پاس ولحاظ کیا جائے۔ نمازی حاجی غازی مولوی پیر فقیر صوفی بننا تو بالکل ہی آسان ہے۔لیکن الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے سانچے میں اپنی زندگی کو ڈھالنا نہایت ہی دشوار امر ہے۔

آپ کو بڑے بڑے نام نہاد پیر فقیر صوفی عبادت وریاضت، ذکر وفکر، تہجد اشراق، چاشت وغیرہ اعمال میں بہت تیز طرّار نظر آئیں گے۔لیکن جب ان کو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی کسوٹی پر کس دیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ نرے جوگی ہیں۔لیکن اعلیٰ حضرت کی ذات پاک الحب فی اللہ

والبغض فی اللہ کی زندہ تصویر تھی۔ اللہ ورسول (جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت رکھنے والے کو اپنا عزیز سمجھتے تھے۔ اور اللہ ورسول (جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم) کے دشمنوں کو اپنا دشمن جانتے تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، تبلیغیوں، قادیانیوں، رافضیوں کے ساتھ کبھی بھی نرمی نہیں برتی۔ اور ساری زندگی دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہی تعلیم دیتے رہے کہ سرکار دوجہاں شہنشاہ زمین و آسماں حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت ورفعت کے خلاف گستاخیاں بے ادبیاں کرنے والے وہابی دیوبندی قادیانی وغیرہ بے دین سے دور رہو ان کو اپنے سے دور رکھو۔ ان سے سلام وکلام نہ کرو۔ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ان سے کسی بھی قسم کا اسلامی و دینی رشتہ نہ رکھو۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ بلکہ ان کی صورت دیکھنے سے پرہیز کرو۔ ان کے نام سے نفرت کھاؤ۔ جب تم کو معلوم ہو جائے کہ یہ وہابی دیوبندی غیر مقلد ہے تو فوراً اس سے الگ ہو جاؤ۔ اس کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ چاہے باپ، استاذ، پیر، اولاد، بھائی، بہن، مولوی، مفتی، صوفی، نمازی، حاجی وغیرہ کوئی ہو۔ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات بالکل عین اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ جن پر ہم تمام سنی بریلوی مسلمانوں کو سختی کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔

انہیں خصوصی کارناموں کے باعث آپ عرب وعجم کے اکابر ومعتمد ومستند مرجع عالم اسلام علمائے کرام ومشائخ عظام اور عوام وخواص مسلمانوں کی عقیدت ومحبت کے مرکز بن گئے۔ اور ہندوستان، پاکستان، ایران، عراق غرض کہ دنیا کے تمام سنی صحیح العقیدہ مسلمان اپنے آپ کو **بریلوی** یا **مسلک اعلیٰ حضرت** کے ماننے والے کہنے لگے اور یہی مسلک دنیا کے تمام کفر وارتداد سے بچانے والا حرام و حلال، حق وباطل میں تمیز کرنے والا مسلک ہے۔ مسلک اعلیٰ حضرت سے کوئی نیا مسلک نیا دین مراد نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہی دین اور وہی مسلک ہے جس پر حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ صحابۂ عظام، تابعین، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین اور علمائے دین قائم رہے ہیں۔ اسی دین کو آج کے دور میں مسلک اعلیٰ حضرت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بریلوی مسلک یا مسلک اعلیٰ حضرت وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں، صلح کلیوں وغیرہ بے دینوں کے مقابل بولا جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ گمراہ ومرتد اور باطل فرقوں پر چلنے والے بھی اپنے آپ کو سنی حنفی وغیرہ کہتے ہیں۔ اگر کوئی اپنے آپ کو صرف سنی حنفی کہے تو سمجھ میں نہیں آئے گا کہ بدعقیدہ سنی یا خوش عقیدہ سنی۔ میلاد، قیام، سلام، نذر ونیاز، فاتحہ وغیرہ کو باعث اجر وثواب سمجھنے والا سنی یا ان کاموں کو بدعت و حرام کہنے والا سنی۔ وفادار رسول سنی یا غدار رسول سنی۔ لیکن اگر کوئی اپنے آپ کو

بریلوی یا مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا کہے تو فوراً سمجھ میں آجائے گا کہ یہ حنفی، شافعی، وغیرہ بھی ہے اور سنی صحیح العقیدہ بھی ہے۔ اور ان سے وہابی دیوبندی قادیانی وغیرہ جھوٹے مدعیان سنیت وحنفیت اور مالکیت وحنبلیت خارج ہوجاتے ہیں۔

پھر بھی مسلک اعلیٰ حضرت سے چڑھنے والے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ جب مسلک امام اعظم، مسلک امام شافعی، مسلک امام مالک، مسلک امام حنبل موجود ہیں تو مسلک اعلیٰ حضرت کی کیا ضرورت ہے۔ کیا مسلک امام اعظم، مسلک امام شافعی، مسلک امام مالک، مسلک امام حنبل میں مسلک اعلیٰ حضرت نہیں ہے؟ تو آیئے اس کو جاننے کی کوشش کیجیے۔ کہ جب دین اسلام موجود ہے تو پھر اہلسنت وجماعت مسلک امام اعظم، مسلک امام شافعی، مسلک امام مالک، مسلک امام حنبل کی کیا ضرورت ہے۔ کیا دین اسلام میں اہلسنت وجماعت مسلک امام اعظم وغیرہ نہیں ہیں۔ تو آپ اس کا کیا جواب دیں گے۔ یقیناً آپ کو یہی جواب دینا پڑے گا کہ جب جھوٹے مدعیان اسلام، اسلام کا نام لیکر دین کے اندر عقائد اسلامیہ کے خلاف نئے نئے فتنے پیدا کرکے اسلام سے خارج ہوگئے تو سچے پکے مسلمان اہلسنت وجماعت مسلک امام اعظم وغیرہ سے معروف ہوئے تاکہ عوام مسلمین جھوٹے مدعیان اسلام کی ظاہری چمک ودمک سے کفر وارتداد میں مبتلا نہ ہوں۔ اسی طرح جب مسلک امام اعظم

،مسلک امام شافعی، مسلک امام مالک، مسلک امام حنبل کے نام پر وہابیوں ، دیوبندیوں، قادیانیوں، صلح کلیوں وغیرہ بے دینوں نے دین کے اندر اسلامی عقائد کے خلاف طرح طرح کے فتنے پیدا کیے۔تو دنیا کے مرجع اور معتمد و مستند اکابر علمائے اہلسنت نے گمراہ و مرتد فرقوں وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں، صلح کلیوں وغیرہ کے مقابل چاروں برحق مسلکوں اور اہل سنت کے تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے مسلک اعلیٰ حضرت یا بریلوی مسلک سے معروف کیے۔اب بریلوی مسلک یا مسلک اعلیٰ حضرت کہنے سے مسلک امام اعظم ،مسلک امام شافعی ،مسلک امام مالک ،مسلک امام حنبل کے نام پر جتنے گمراہ و مرتد اور باطل فرقے اٹھے تھے ان سے مسلک حق کی صحیح شناخت و پہچان ہوگئی۔

یہ لکھنا کہ

''اگر حقیقت میں سنی صحیح العقیدہ مولوی ہوتے تو آپ اپنے آپ کو مبلغ اہلسنت و جماعت لکھتے کیونکہ آپ نے اپنے کو مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔آپ کی نظر میں جو کچھ ہے صرف اعلیٰ حضرت ہی ہے۔جبکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے آپ کو آل رسول کے قدموں پر ماتھا ٹیک دینا دین و دنیا کی کامیابی سمجھ رہے تھے۔حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ اپنے والد ماجد کی اجازت پر مارہرہ تشریف لاکر

آل رسول کے قدموں پر اپنا ماتھا ٹیک کر فیضیاب ہوئے۔"

جہالت وحماقت عداوت وبغاوت ہے۔ان کو ذات اعلیٰ حضرت ومفتی اعظم سے نفرت اور مسلک اعلیٰ حضرت سے چڑھ ہے۔ ایسے جملے اب تک کسی سنی صحیح العقیدہ نے حضور اعلیٰ حضرت وحضور مفتی اعظم علیہما الرحمۃ والرضوان کی شان میں استعمال نہیں کئے۔ ایسی بکواس کرنے والے متعصب ومتمرد اور بدعت وجہالت کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہم سنی بریلویوں کو ایسوں سے دور ونفور رہنا چاہئے۔ الحمدللہ ہمارے اعلیٰ حضرت بہت کچھ ہیں۔ عرب وعجم کے مانے ہوئے مفتی اعظم شرق وغرب کے زبردست عالم روئے زمین میں اپنے زمانہ کے فقیہ اعظم، مجدد اعظم، مفسر اعظم، محقق اعظم وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے امام اہلسنت حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کا جو رتبہ ہے اسے تو آنکھوں والوں سے پوچھیے۔ نابینا ہرگز کسی بات کو نہیں دیکھ سکتا اور نہ یہ بتا سکتا ہے کہ کسی کے قصر فضل وکمال کا کونسا درجہ کس صنعت ودستکاری سے بن سنور کر مرتب ہوا ہے۔ بلکہ وہ ساری دنیا کو اپنا ہی مثل جانتا اور سمجھتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ چند چشمان عقل وخرد کے اندھے اس ملائک صفات انسان کے علو مرتبت میں چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ امام اہلسنت کی اس میں معاذ اللہ

کسی طرح کی کمی مرتبت واقع نہیں ہوتی ہے۔ خاتم الاکابر تاجدار مارہرہ حضور پرنور سیدالشاہ آل رسول حسینی قدس سرہ العزیز نے امام اہلسنت کو بیعت فرمانے کے بعد ہی فوراً تمام سلاسل کی اجازت عطا فرمادی۔ تو ان کے پوتے اور جانشین تاج الاولیاء حضرت علامہ مفتی سید الشاہ ابوالحسین نوری میاں علیہ الرحمۃ الرضوان نے اپنے جد امجد سے عرض کیا کہ حضور! ۲۲ /سال کے اس بچہ پر یہ کرم کیوں ہوا؟ جبکہ حضور کے یہاں خلافت و اجازت اتنی عام نہیں ۔ برسوں، مہینوں آپ چلّے ریاضتیں کراتے ہیں۔ جَو کی روٹی کھلوا کر منزلیں طے کراتے ہیں۔ پھر اگر اس قابل پاتے ہیں تب ایک دو سلسلہ کی اجازت وخلافت عطا فرماتے ہیں۔ تو حضور پرنور سید شاہ آل رسول قدس سرہ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! تم احمد رضا کو کیا جانو۔

تاجدار کچھوچھہ شریف حضور پرنور محدث اعظم ہند علامہ مفتی سید الشاہ محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے ایک خطبہ کا درج ذیل اقتباس امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے دشمنوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔

اب آؤ دیکھیں کہ تیرھویں صدی گزر گئی اور چودھویں صدی قریب نصف حصہ کے طے کر چکی۔ ہمارا مجدد تیرہویں صدی میں پیدا ہو چکا اور شہرت حاصل کر چکا اور چودھویں صدی میں علماء دین کا مشار الیہ قرار پا چکا۔ جس پر علامہ بدرالدین ابدال

و امام سیوطی کی شہادت گزر چکی اس کی تلاش کرو۔ ہمیں اس جستجو میں آسمان پر پرواز کی حاجت نہیں کرۂ زمین کے طواف کی ضرورت نہیں ربع ارض مسکون وہ بھی صرف آبادیٔ اسلام وہ بھی صرف آستانجات علمائے کرام کی خاک روبی ہمارے مدعا کو کافی ہے۔ اب ہم میں اور پرشوق نگاہیں تمناؤں بھرا دل نظر اٹھتی ہے تو ہندوستان سے گزر کر سمندر طے کر کے اسلام کے مرکز اور دین کے محور مکۂ معظمہ و مدینہ طیبہ زادھما اللہ شرفا وتعظیما کی گلی گلی کا طواف اور کوچہ کوچہ کا چکر لگا رہی ہے۔ کبھی غلاف کعبہ پکڑے عرض کر رہی ہے کہ اے مالک و مولیٰ جل وعلا ہمارے مذہبی رہنما اور دینی پیشوا کا پتہ دے۔ کبھی روضۂ مقدسہ کے سامنے باادب عرض گزار ہے کہ اے دو جہاں کے آقا صلواۃ اللہ وسلامہ علیک ہمیں حضور اپنی بشارت کا مصداق بتائیں۔ ان عرضیوں کے ساتھ آنسو بھی نذر کر رہی ہے۔ الحمد للہ کہ عرضی قبول ہوئی اور عقل سلیم مجالس علماء کی طرف لے چلی اور حرمین محترمین کے مفتیان کرام و ائمہ حرمین عظام و جمیع علمائے اسلام کے قدموں میں ہمیں ڈال دیا۔ ہم چپ ہیں ساکت و صامت ہیں کہ تاب گویائی باقی نہیں ہے۔ اتنا دیکھتے ہیں کہ ان علماء کے دست اقدس میں کوئی معتمد و مستند رسالہ کوئی معتقد و منتقد اجالا ہے۔ اور ان کے قلم و زبان کسی کی مداحی میں یوں زمزمہ سنج ہیں۔ مناقب علیہ کا اظہار ان لفظوں میں ہو رہا ہے۔

عالم علامہ کامل، استاذ ماہر، مجاہد، معزز، باریکیوں کا خزانہ، محفوظ برگزیدہ، گنجینۂ علوم کے مشکلات، ظاہر و باطن کا کھولنے والا، دریائے فضائل، علماء کی آنکھوں کی ٹھنڈک، امام، پیشوا، روشن ستارہ، اعدائے اسلام کے لئے تیغ براں، استاذ معظم، نامور مشہور ہمارا سردار جلیل القدر دریائے ذخار بسیار فضل دلیر بلند ہمت دانشمند بحر ناپیدا کنار شرف وعزت والا صاحب ذکا ستھرا ہمارا مولیٰ کثیر الفہم منقبتوں اور فخروں والا یکتائے زمانہ اپنے وقت کا یگانہ علمائے مکہ انکے فضائل پر گواہ اس صدی کا مجدد زبردست عالم عظیم الفہم جنکی فضیلتیں وافر بڑائیاں ظاہر دین کے اصول وفروع میں تصانیف متکاثر مشہور انکے کمال کا بیان طاقت سے باہر علم کا کوہ بلند طاقت ور زبان والا حاوی جمیع علوم ماہر علوم عربیہ دین کا زندہ کرنے والا وارث نبی سید العلماء مایۂ افتخار علماء مرکز دائرۂ علوم ستارۂ آسمان علوم مسلمانوں کا یاور نگہبان علم حامی شریعت خلاصۂ علمائے راسخین فخر اکابر کامل سمندر معتمد پشت پناہ محقق اور ولایت صحیحہ کی تصدیق یوں کی جارہی ہے کہ آفتاب معرفت کثیر الاحسان کریم النفس دریائے معارف مستحبات وسنن واجبات وفرائض پر محافظ محمود سیرت ہر کام پسندیدہ صاحب عدل عالم باعمل عالی ہمم نادر روزگار خلاصۂ لیل ونہار اللہ کا خاص بندہ عابد دنیا سے بے رغبتی والا عرفان ومعرفت والا

میں اس مالک کے صدقے اس آقا پر ماں باپ قربان جس سے ایک حامی سنت ماحی بدعت مشہور عالم کی تمنا عرض کی گئی اور ہم کو اس کا پتہ ملا جو سنت و اہلسنت کا یاور و نگہبان اور بدعت کے لئے تیغ براں اور علم میں کوہ بلند کامل سمندر مرکز دائرۂ علوم امام پیشوائے اہل اسلام ہے اس کا نشان ملا جو نہ صرف باطن کا عالم ہے بلکہ وہ دریائے معرفت اور اللہ کا خاص بندہ عالی ہمم خلاصۂ لیل و نہار ہے۔ بلکہ ہم اس کو پا گئے جو علماء کی زبان پر اس صدی کا مجدد پکارا جاتا ہے۔ وہ کون ہے؟ بے دینوں کی آنکھیں کور ہو حاسدوں کی نگاہیں خاک ہو وہ وہی ہے جو بریلی کے مقدس گھرانوں میں ۱۲۷۲ھ کو پیدا ہوا۔ اور ۱۲۸۵ھ کو ۱۳ برس کی عمر شریف میں پروان چڑھا۔ اور علوم کا سرتاج ہو کر منصب افتاء کا عزت بخش ہوا۔ اور ۲۰ برس تک تیرھویں صدی میں اپنے فتاویٰ و تصانیف سے علوم کے دریا بہا دیئے۔ اور عرب و عجم نے سر عقیدت ٹیک دیئے۔ ۱۳۲۲ھ میں اس کی سرکار اعلیٰ بلند و بالا کو وہ عروج کامل ہوا کہ ہند و سندھ افغانستان و ترکستان عراق و حجاز خاص حرمین محترمین کے علماء نے زانوئے ادب تہہ کر دیئے اور عقیدت کے وہ کلمات نذر گزارے جن کو ابھی تک سن چکے ہو۔ (دیکھو حسام الحرمین شریف) بتاؤ وہ مجدد کون ہے؟ سنو اور گوش وہوش سے سنو وہ وہی مقدس مجدد ہے جس کی زبان پر قدرت نے تاریخ ولادت کے لئے اس آیت کریمہ کی

تلاوت کرائی ''اولئک کتب فی قلوبهم الایمان و ایدهم بروح منه''

۱۲ ع ۷۲

یعنی وہ یہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان اوراپنی طرف کی روح سے انکی مدد فرمائی۔(ماہنامہ نوری کرن جولائی ۱۹۶۳ء)

پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت جانشین وخاندان برکات حضور امین ملت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر سید الشاہ محمد امین میاں قبلہ برکاتی مدظلہ العالی محافظ مسلک اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت حضرت علامہ سید الشاہ محمد حسینی میاں اشرفی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانۂ عالیہ شمسیہ اشرفیہ رائچور کرناٹک کے نام اپنے ایک مکتوب میں رقم طراز ہیں۔کہ ''ہم سادات پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو قرض تھا آپ نے تمام صحیح النسب سادات کرام کی وکالت کرتے ہوئے اس قرض کو ادا کرنے کی مبارک سعی کی ہے۔(سنی آواز جنوری فروری ۱۹۹۹ء)

اور یہ لکھنا کہ

''مسلک تو چار ہی ہیں۔ حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی۔ پانچواں کوئی مسلک ہی نہیں تو پھر مسلک اعلیٰ حضرت کیسے ہوسکتا ہے۔اگر مسلک اعلیٰ حضرت مانا جائے تو پانچواں مسلک ثابت ہوجائے گا۔حالانکہ ایسا نہیں ہے۔لہذا کسی نے مسلک غوث

پاک، مسلک خواجہ غریب نواز، مسلک مخدوم اشرف، مسلک علاء الحق پنڈوی، مسلک قطب الدین بختیار کاکی، مسلک محبوب الٰہی نہیں لکھا اور نہ کہا۔ پھر ہم جیسے لوگوں کو مسلک اعلیٰ حضرت لکھنے کا کیا حق ہے۔ لہذا کسی بزرگان دین کا مسلک نہ لکھنا بہتر ہے۔ اور مسلک مذکورہ پر نعرہ نہ لگانا ہی بہتر ہے اور کسی سنی عالم کو مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت یا مبلغ مسلک غوث پاک یا مبلغ خواجہ غریب نواز یا مبلغ مخدوم اشرف وغیرہ نہ کہنا اور نہ لکھنا بہتر ہے۔"

جہالت فاحشہ اور جرأت بے سہارا ہے۔ چونکہ فروعی و عملی مسائل میں مسلک چار ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی۔ اور عقائد میں مسلک دو ہیں۔ ماتریدی، اشعری۔ مسالک اربعہ حقہ کے مقابل مسلک اعلیٰ حضرت کو پانچواں مسلک گردانا تعصب، ضد، ہٹ دھرمی اور جہل و عناد ہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت، حنفیت، شافعیت، مالکیت، حنبلیت، ماتریدیت، اشعریت کے علاوہ کوئی نیا دین یا نیا مسلک نہیں ہے۔ بلکہ اہلسنت حنفیت، شافعیت، مالکیت، حنبلیت کا دوسرا نام۔ حق و صداقت کا علم بردار صحابۂ کرام تابعین عظام اور سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا حقیقی ترجمان اور مسالک اربعہ حقہ کی صحیح شناخت و پہچان ہے۔

تاریخ کے قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ اکبری دور الحاد میں جب سنیت و

حنفیت کے نام پر دین الٰہی قائم کر کے دین متین میں فتنے برپا کئے گئے اصل مذہب سنیت و حنفیت پر قائم رہنے کے لئے اپنے آپ کو مسلک مجدد کا حامل کہلانا یا صرف مجددی ہونے کا یقین دلانا کافی تھا۔ اس وقت کسی نے یہ نہیں کہا کہ یہ پانچواں مسلک ہے۔ مسلک مجددی سے مراد اس زمانے میں مذہب سنی حنفی ماتریدی ہی تھا۔ اس سے کوئی نیا دین یا نیا مذہب مراد نہیں لیا جاتا تھا۔

تاجدار کچھوچھہ شریف حضور پرنور محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان ایک سوال کے جواب میں یوں رقم طراز ہیں کہ ''بہرحال شعر مسئول عنہ کے پڑھنے سے قوال کو روک دینے والا دین برحق کی حمایت کرنے والا اور بارگاہ خواجہ ''مسلک خواجہ'' پر عمل کرنے والا ہے۔ (ماہنامہ غوث العالم اگست سنہ ۲۰۰۴ء)

مذکورہ بیانات سے یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ مسلک غوث پاک، مسلک خواجہ غریب نواز، مسلک مخدوم اشرف، مسلک علاء الحق پنڈوی، مسلک مجددی، مسلک اعلیٰ حضرت کہنا یا لکھنا سب جائز و درست ہے۔ جرح و نقد سوائے جہل و عناد کے اور کوئی باعث نہیں ہے۔ لیکن ہم اس دور میں مسلک اعلیٰ حضرت ہی کہتے لکھتے اور نعرے لگاتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم مسلک اعلیٰ حضرت کی بجائے مسلک غوث پاک، مسلک خواجہ غریب نواز، مسلک مخدوم اشرف وغیرہ استعمال کرتے تو وہ امتیاز و تفریق

حاصل نہیں ہو پاتی۔ جس کی اس زمانہ میں ضرورت ہے۔ کیونکہ بدعقیدہ، بدمذہب بھی اپنے آپ کو ''قادری'' ''چشتی'' کہتے اور کہلاتے ہیں۔ اسی طرح مسلک امام اعظم، مسلک امام شافعی وغیرہ کہنے سے بھی وہ تفریق وتمیز حاصل نہیں ہو پاتی جس کی اس دور میں ضرورت ہے۔ کیونکہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی وغیرہ بھی اپنے کو حنفی، شافعی وغیرہ کہتے اور کہلاتے ہیں۔ یعنی اگر مسلک غوث اعظم یا مسلک امام اعظم کہا جاتا تو مابہ الامتیاز تفریق قائم نہیں ہو پاتی۔ جو مسلک اعلیٰ حضرت کہنے میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مسلک اعلیٰ حضرت غوث اعظم کے ارشادات وفرمودات کو بھی شامل ہے اور امام اعظم کے اقوال وخدمات کو بھی۔ اس لئے وقت وحالت کی اہم ضرورت کے پیش نظر مسلک اعلیٰ حضرت ہی وہ جامع لفظ ہے جس سے حق وباطل کے مابین خط فاصل قائم ہو جاتا ہے۔ اور تمام فرقہائے باطلہ اس کے ذریعہ ہم سے جدا ہو جاتے ہیں۔ اسی امتیاز اور تشخص کے لئے ہم مسلک اعلیٰ حضرت لکھتے بولتے اور نعرے لگاتے ہیں۔ تقریباً ایک صدی (سو سال) قبل سے علمائے حق نے مسلک اعلیٰ حضرت کہنا اور لکھنا شروع کیا۔ جو آج تک عوام وخواص میں رائج اور اہل حق کی زبان پر جاری وساری ہے۔ کسی اہل حق نے اس عرصۂ دراز میں اس کا انکار نہیں کیا۔ لہذا آج اگر کوئی مسلک اعلیٰ حضرت کا انکار کرے تو وہ مذہب اہلسنت وجماعت کا انکار کرنے والا ہوگا۔

دلیل کے طور پر ہمارے چند مرجع و معتمد و مستند اکابر اہلسنت کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

اولاد رسول جگر گوشۂ بتول امین ملّت حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر سید الشاہ محمد امین میاں برکاتی مدظلہ العالی فرماتے ہیں۔ خاتم اکابر ہند حضور پرنور سید الشاہ ابوالحسین نوری میاں قدس سرہ العزیز نے اعلیٰ حضرت کو ''چشم و چراغ خاندان برکاتیہ'' فرمایا۔ اور فرمایا کہ اس دور میں سنیت کی کسوٹی مولانا احمد رضا خاں صاحب ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ خاتم اکابر ہند حضور نوری میاں، میرے مرشد برحق تاج العلماء، عم محترم حضور سید العلماء رضوان اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی پوری زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت کے لئے وقف فرمادی۔ خاندان برکاتیہ کا بچہ بچہ اعلیٰ حضرت کا شیدائی ہے۔ ہماری نجی مجالس ہوں یا عوامی جلسے۔ ہر جگہ مسلک اعلیٰ حضرت کی تبلیغ و اشاعت ہی ہم لوگوں کا نصب العین اور مطمح نظر ہوا کرتا ہے۔ سید العلماء حضرت علامہ مفتی سید الشاہ آل مصطفیٰ قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

ع حفظ ناموس رسالت کا جو ذمہ دار ہے ☆ یاالٰہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد

اور فرماتے ہیں کہ آفتاب مارہرہ جانشین حضور تاج العلماء جگر گوشۂ حضور صاحب البرکات حضور احسن العلماء علامہ مفتی سید الشاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں برکاتی

مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ میرا مرید جو مسلک اعلیٰ حضرت سے ذرا بھی ہٹ جائے تو میں اس کی بیعت سے بیزار ہوں۔ اور میرا کوئی ذمہ نہیں ہے۔ یہ میری زندگی میں نصیحت اور میرے وصال کے بعد وصیت ہے۔ انتقال سے چند روز قبل برادرم سید نجیب حیدر نوری سے ارشاد فرمایا کہ بیٹا مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے مسلک حق کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ درحقیقت مسلک اعلیٰ حضرت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ کہ یہی مسلک صاحب البرکات ہے۔ مسلک غوث اعظم ہے۔ مسلک امام اعظم ہے اور مسلک صدیق اکبر ہے۔ اعلیٰ حضرت کی شان اقدس میں ادنیٰ سی توہین کرنے والے سے ملنا انہیں گوارہ نہ تھا۔ خواہ اس کا تعلق کتنے ہی بڑے خاندان سے ہو۔ کتنا ہی بڑا عالم یا پیر ہو ان کی کسوٹی اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔ (سیرت احسن العلماء وامام احمد رضا نمبر)

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت قاری امانت رسول صاحب قبلہ مدظلہ العالی رقم طراز ہیں۔ کہ میرے استاذ گرامی تلمیذ اعلیٰ حضرت و محدث سورتی حضرت علامہ قاری غلام محی الدین خاں صاحب مجددی قدس سرہ النورانی نے فرمایا۔ شیخ المحدثین استاذ الاولیا حضرت علامہ مفتی الشاہ وصی احمد محدث سورتی قدس سرہ القدسی ارشاد فرماتے ہیں کہ۔ فقیر تمام مسلمانوں کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ میرا مسلک وہی مسلک ہے

جو بریلی کے تاجدار اعلیٰ حضرت سرکار علامہ مفتی احمد رضا خاں صاحب کا مسلک ہے۔

مسلمانو! اس مسلک کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور اسی پر قائم و دائم رہنا۔ عارف باللہ حضور شاہ جی میاں مجددی پیلی بھیتی قدس سرہ النورانی سے ان کے مریدین نے عرض کیا۔ حضور! آپ نے کوئی کتاب تو لکھی نہیں اگر مریدین کو ضرورت پڑے تو کیا کریں؟ حضور شاہ جی میاں نے فرمایا کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں بڑے مولوی صاحب اعلیٰ حضرت نے سب کچھ لکھ دیا انہیں کی کتابوں کو پڑھو اور انہیں کے مسلک پر قائم رہو۔ جو ان کا مسلک ہے وہی میرا مسلک ہے۔

تاجدار اہلسنت حضور پرنور شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت سید الشاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں۔ اس فقیر کا مسلک وہی ہے جو مولانا بریلوی کا مسلک ہے۔ (الصوارم الہندیہ)

ملک العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ ظفر الدین بہاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمیں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا مسلک بالکل حق ہے۔ اور جو ان کے طریقہ پر ہے وہی ٹھیک ہے۔ خدا جس کو توفیق دے۔ (فتاویٰ اہل السنۃ)

صدر الافاضل صاحب تفسیر خزائن العرفان حضرت علامہ مفتی سید الشاہ نعیم

الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں۔ سنی وہ ہے جو ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق ہو یہ وہ لوگ ہیں جو خلفائے راشدین ائمۂ مجتہدین اور علمائے متاخرین میں سے حضرت شیخ محدث دہلوی، ملک العلماء حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی، حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی، حضرت مولانا شاہ فضل رسول بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین رام پوری اور حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمہم اللہ کے مسلک پر ہو۔ (السواد الاعظم) اوران کے والد گرامی حضرت علامہ و مولانا سید الشاہ معین الدین نزہتؔ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا علیہ الرحمہ کا راستہ جو قرآن وسنت کا راستہ ہے وہی اصل راستہ ہے وہی مسلک حق ہے۔

مخزن علم وحکمت چشم و چراغ خانوادۂ چشتیہ صمدیہ حضرت علامہ سید الشاہ مصباح الحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے سجادگان اہل خاندان اور متعلقین و مریدین کو اپنی وصیت خاص میں ارشاد فرماتے ہیں۔ مذہب حق اہلسنت جس کا معیار اس زمانہ میں حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف ہیں۔ یہی مسلک میرے حضرت قبلۂ عالم کا تھا۔ اور یہی مسلک حضرات پیران عظام سلسلہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تھا اور اسی کا میں پابند ہوں۔ اسکی حمایت میں کسی

کی پرواہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور پابندیٔ مذہب کے لئے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا پابند رہنا چاہئے۔ اس سے ہٹنا بد مذہبی ہے۔ جسکی گنجائش نہ میں اپنے جانشینوں کو دیتا ہوں اور نہ متوسلین کو۔ (چشتی کلینڈر سنہ ۲۰۰۱ء)

حضرت علامہ سید الشاہ محمد مدنی میاں کچھوچھوی فرماتے ہیں۔ ''بریلوی کہتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں کہ بریلوی آفاقیت کا دوسرا نام ہے یعنی سنیت آفاقیت ہے اور سنیت کا دوسرا نام بریلویت ہے۔ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت مئی سنہ 1995ء) نیز فرماتے ہیں اب کوئی اشاعرہ سے ہو یا ماتریدیہ سے حنفی یا شافعی یا مالکی ہو یا حنبلی اگر وہ صحیح طور پر مسلک اہل سنت و جماعت پر ہے تو مذکورۃ الصدر مروجہ اصطلاح کی روشنی میں ''بریلوی'' ہے۔ اب ''بریلوی'' ہونے کے لئے فاضل بریلوی کی ذات گرامی تک کسی سلسلۂ علمی یا سلسلۂ بیعت وارادت کا پہنچنا یا شہر بریلی میں مقیم رہنا ضروری نہیں رہ گیا۔ اسی لئے ایسوں کو بھی بریلوی کہا جاتا ہے جس نے عمر بھر بریلی شریف کو خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ نیز جس کا علمی یا نسبی یا کسی دوسری طرح کا کوئی سلسلہ فاضل بریلوی تک نہیں پہنچتا بلکہ جہاں فاضل بریلوی کی آواز تک نہیں پہنچتی اس اصطلاح نے ''بریلویت'' کو وہاں تک پہنچا دیا۔ اب اس دنیا کا ہر وہ فرد ''بریلوی'' ہے جو مسلک اہلسنت پر واقعی طور پر گامزن ہے۔ (ماہنامہ حجاز جدید دہلی ستمبر تا اکتوبر سنہ ۱۹۸۹ء)

رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری جمشید پوری علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔ ''یہ امر واقعہ ہے کہ مسلک اہلسنت کا صحیح ترجمان ہونے کی حیثیت سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی علمی و دینی شخصیت ساری دنیا کے سنی مسلمانوں کا مرکز فکر ہے۔ انہوں نے اپنی گراں قدر تصنیفات کے ذریعے دین حق کو باطل کی آمیزش سے اس طرح پاک و صاف کر دیا کہ اب ان کی فکر کے ساتھ وابستگی اہل حق کی علامت بن گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سارے فرقہائے باطلہ کے مقابلے میں اپنی دینی اور جماعتی شناخت کے لئے ہمارے پاس ''بریلوی یا مسلک اعلیٰ حضرت'' کے لفظ سے زیادہ جامع کوئی دوسرا لفظ نہیں ہے۔

(سیرت حضور احسن العلماء)

مذکورہ تفصیلات سے آفتاب نیم روز کی طرح یہ روشن و منور اور واضح و ابین ہو گیا کہ مسلک اعلیٰ حضرت ہی حقیقت میں مسلک اہلسنت ہے۔ تمام دیوبندیوں وہابیوں اور مرتد فرقوں کو مسلک اعلیٰ حضرت سے نفرت و عداوت ہے۔ کفر و ارتداد جو بنام سنیت و حنفیت برپا کیا گیا۔ اس کے مقابلے میں لفظ مسلک اعلیٰ حضرت خط امتیاز ہے۔ اس کو مٹانے کے لئے تمام گمراہوں اور مرتد فرقوں کی کوششیں جاری ہیں۔ جہاں گمراہوں اور مرتدوں کو مسلک اعلیٰ حضرت سے نفرت پیدا ہوئی انہیں کی اتباع

میں چند نام نہاد سنی چشمان عقل کے اندھے کو بھی مسلک اعلیٰ حضرت سے نفرت پیدا ہوئی۔اور وہ وہی بولی بولنے لگے جو وہابیوں دیوبندیوں کی بولی ہے۔اہلسنت اپنے دین وایمان کی حفاظت اور عقیدے کی سلامتی کے لئے ان سے دور ونفور رہیں۔ ہمارے علمائے کرام مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت وحفاظت میں پوری پوری کوشش کریں۔ہم میں ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی بساط بھر کوشش کرے۔ہر عالم اہلسنت مسلک اعلیٰ حضرت میں بہت کچھ صلاحیت موجود ہے۔ضرورت ہے کہ ہم اپنے وقت محنت اور صلاحیت کا صحیح استعمال کریں۔ایثار واخلاص سے کام لیں۔اپنی قوم اور اپنی نسل کے لئے بہت کچھ کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔اس طرح ہر کام آگے بڑھ سکتا ہے۔اعلاء کلمتہ الحق اور احیاء اسلام میں کاہلی اور سستی نہ برتیں جو ہمارے مسلک کے مخالف ہو اسکی شدت سے مخالفت کریں۔امام اہلسنت حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنتوں کی پابندی کریں۔

رب کریم اپنے پیارے حبیب رؤف ورحیم ﷺ کے صدقہ وطفیل ہم سب کو مسلک اعلیٰ حضرت پر چلنے اور اس کی اشاعت وحفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین۔ حقیر غلام مرتضیٰ غفرلہ

۱۶/جمادی الآخرۃ ۱۴۲۵ھ مطابق ۳/اگست ۲۰۰۴ء

مخلصانہ عرض

قارئین کرام! ہم نے زیر نظر کتاب کی ترتیب میں الفاظ وعبارات کی صحیح کا بھر پور خیال رکھا ہے۔ باوجود اس کے خطا ونسیان کا امکان ہے۔ کیونکہ انسان خطاو نسیان سے مرکب ہے۔ اگر اہل علم کو کوئی غلطی نظر آئے تو لعن طعن سے دامن کو داغدار کرنے کی بجائے اصلاح سے کام لیں۔ اور اس حقیر وفقیر سراپا تقصیر کو اطلاع فرمائیں۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ ضرور سماعت ہوگی۔

علمائے کرام سے عرض ہے کہ ہمیں اپنی اپنی تصدیقات عطا فرمائیں۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل اس کتاب کو مقبول انام کا شرف عطا فرمائے اور اسے میرے لئے توشۂ آخرت وسامان مغفرت بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

حقیر غلام مرتضیٰ غفرلہ

اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت تحقیق کے اجالے

پر

حضرات مشائخ عظام وعلمائے کرام ومفتیان شریعت کی تقریظات، تصدیقات،

تائیدات، تاثرات ملاحظہ ہوں۔

مبلغ مشن اعلیٰحضرت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلیمان نعیمی برکاتی،

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم! بلاشبہ اس دور فتنۂ ارتداد وکفر میں مسلک اعلیٰحضرت ہی خطِ فاصل اور مرتدین ومنافقین واہل اسلام کے درمیان ممیز وفصل ہے۔ ورنہ ان مرتدین وہابیوں کا مقلدیت کا جامہ پہن کر اپنے آپ کو سنی حنفی کہنا اور اس کا اظہار کرنا مبنی بر تلبیس ابلیس ہے۔ اس لئے حنفی سنی خالص الاعتقاد وخالص الایمان اشخاص کو مابہ الامتیاز کی حاجب ہوئی اور انہوں نے مابہ الامتیاز کو متعین کرنے کی سعی بلیغ کی اور اپنے آپ کو سنی بریلوی یا مسلک اعلیٰحضرت کا علمبردار کہلانا شروع کردیا تاکہ ان مرتدین، وہابیین ودیابنہ وبددین فرقۂ باطلہ سے اپنے آپ کو ممتاز رکھا جائے۔ رہا یہ معاملہ کہ مسلک اعلیٰ حضرت ہی کیوں اپنایا گیا؟ اس کے سوا مسلک

اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت تحقیق کے اجالے

پر

حضرات مشائخ عظام وعلمائے کرام ومفتیان شریعت کی تقریظات، تصدیقات،

تائیدات، تاثرات ملاحظہ ہوں۔

مبلغ مشن اعلیٰحضرت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سلیمان نعیمی برکاتی،

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مرادآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم! بلاشبہ اس دور فتنۂ ارتداد وکفر میں مسلک اعلیٰحضرت ہی خطِ فاصل اور مرتدین ومنافقین واہل اسلام کے درمیان ممیز وفصل ہے۔ ورنہ ان مرتدین وہابیوں کا مقلدیت کا جامہ پہن کر اپنے آپ کو سنی حنفی کہنا اور اس کا اظہار کرنا مبنی بر تلبیس ابلیس ہے۔ اس لئے حنفی سنی خالص الاعتقاد وخالص الایمان اشخاص کو مابہ الامتیاز کی حاجب ہوئی اور انہوں نے مابہ الامتیاز کو متعین کرنے کی سعی بلیغ کی اور اپنے آپ کو سنی بریلوی یا مسلک اعلیٰحضرت کا علمبردار کہلانا شروع کردیا تاکہ ان مرتدین، وہابین ودیابنہ وبددین فرقۂ باطلہ سے اپنے آپ کو ممتاز رکھا جائے۔ رہا یہ معاملہ کہ مسلک اعلیٰ حضرت ہی کیوں اپنایا گیا؟ اس کے سوا مسلک

غوث اعظم ومسلک خواجہ غریب نواز کے الفاظ کیوں نہ اپنائے گئے۔ تو اس کا جواب اظہر من الشّمس واجلی من القمر ہے کہ امام اہلسنت مجدد دین ملت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ہی اُن فرقِ باطلہ ضالہ کے چہروں سے نقاب کشائی فرما کر سادہ لوح مسلمانوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ اور آپنے ان فرق باطلہ کے عقائد کفریہ کو من کل الوجوہ آشکار فرمایا ہے۔ جیسا کہ آپ حسام الحرمین میں تحریر فرماتے ہیں۔ ھٰؤلاء الطوائف کلھم کفارو مرتدون خارجون عن الاسلام الخ اور اسی میں تحریر فرماتے ہیں من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر الخ اور مسلک اعلیٰ حضرت کوئی پانچواں مسلک نہیں بلکہ آپ نے مسلک حنفی کو اہل اسلام کے سامنے خرافات ولغویات سے طاہر فرما کر پیش فرمایا ہے۔ گویا کہ اسی مسلک حنفی کا آئینہ ہے کہ جس میں مسلک حنفی کی سچی تصویر پیش فرما کر حنفیوں پر آپ نے پیش فرمایا ہے۔ لہٰذا پانچویں مسلک کا دعویدار اگر گمراہ نہیں ہے تو جاہل ہے اور جاہل نہیں تو گمراہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (الآیۃ) وقال عزشانہ وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (الآیۃ)۔ حدیث شریف میں ہے اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذّ شذّ فی النار۔ ومن ادعیٰ خلافہ فعلیہ البیان بالدلائل التام ھذا

ما ظہر لی والعلم الحقیقی عند ربی وھو تعالیٰ اعلم۔

محمد سلیمان النعیمی البرکاتی عفی عنہ

۷/ر رجب المرجب ۱۴۲۵ ہجری

محقق عصر مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ایوب نعیمی صاحب قبلہ

وائس چانسلر جامعہ نعیمہ عربی یونیورسٹی

الجواب صحیح

محمد ایوب نعیمی

فقیہ اعظم بنگال جامع معقولات ومنقولات حضرت علامہ مفتی محمد ایوب عالم صاحب قبلہ رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدرس جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم۔ اما بعد! ''اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت تحقیق کے اجالے میں'' چند مقامات کے دیکھنے کا موقع میسر ہوا۔ ماشاء اللہ خوب پایا۔ امید کہ کتاب مذکور اغلاط شرعیہ سے مامون ومحفوظ ہوگی۔ مسلک اعلیٰ حضرت کوئی نیا دین اور نیا مسلک نہیں ہے بلکہ مسلک اہلسنت وجماعت کا دوسرا نام ہے۔ جیسا کہ سرکار اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات سے ظاہر و باہر ہے۔ تمام فرقہائے باطلہ کے مقابلے میں مسلک اعلیٰ حضرت خط فاصل و امتیاز ہے۔ اس سے اعراض و انحراف، بغض و عناد، ہٹ دھرمی اور تعصب کے علاوہ کچھ نہیں جو دلالت و گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔ حضرت مفتی غلام مرتضیٰ صاحب کی محنت و کاوش نہایت ہی عمدہ ہے۔ دعاء ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے موصوف کی محنت و کاوش کو مقبول عام کرے اور اس کتاب کو اپنوں کے لئے ذریعۂ استقامت اور غیروں کے لئے ذریعۂ ہدایت بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

عبدہ المذنب محمد ایوب عالم الرضوی غفرلہ القوی

۲۱ / رجب المرجب ۱۴۲۵ھ ہجری

محافظ مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا محمد اسلام الدین اکمل صاحب قبلہ رضوی کھجور باڑی، ضلع کشن گنج، بہار۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ واصحابہ و اھل بیتہ اجمعین۔

امام اہلسنت حضور پرنور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے حضور اکرم نور مجسم ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

کے زمانے سے آج تک آنے والے عقائد و معمولات اہلسنت کی تائید وحمایت بڑی ہی شد و مد سے فرمائی۔ اور ان عقائد کے ثبوت میں سب سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس لئے یہ تمام عقائد حضور اعلیٰ حضرت سے اسقدر منسوب ہو گئے کہ دنیا کا کوئی بھی مسلمان جو ان عقائد کا ماننے والا ہے اسے حضور اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کرتے ہوئے ''بریلوی'' کہا جانے لگا۔ برصغیر ہند و پاک میں فرق باطلہ کی ایک بھیڑ موجود ہے اس لئے اہلسنت و جماعت کی شناخت قائم کرنا ضروری ہے۔ چونکہ دیوبندی وہابی وغیرہ سبھی اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت سے کہتے ہیں۔ بایں وجہ موجودہ زمانے میں اہلسنت و جماعت کے ماننے والے حقیقت میں کون ہیں سمجھنا نہایت ہی دشوار امر ہے بس یہی سبب ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے اہلسنت و جماعت کو گمراہ اور باطل فرقوں سے ممتاز کرنے اور حضور رسول کریم ﷺ اور حضرات صحابہٴ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے چلے آرہے مذہب اسلام کی شناخت و پہچان کے لئے ''مسلک اعلیٰ حضرت'' کا اطلاق ضروری سمجھا۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا سمجھا جائیگا اس کے بارے میں خود بخود یہ تصدیق ہو جائے گی کہ یہ علم غیب حاضر و ناظر، استعانت، شفاعت وغیرہ عقائد کا ماننے والا ہے۔ اور معمولات اہلسدت میلاد، قیام، صلوٰۃ وسلام نذر و نیاز،

فاتحہ وغیرہ کو بھی باعث ثواب سمجھتا ہے۔

جناب خالد کا یہ فتویٰ کہ مسلک تو چار ہی ہے۔ حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی۔ پانچواں کوئی مسلک ہی نہیں۔ تو پھر مسلک اعلیٰ حضرت کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر مسلک اعلیٰ حضرت مانا جائے تو پانچواں مسلک ثابت ہو جائے گا۔ جناب خالد کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ چاروں برحق مسلک و مذہب کے مقابل یہ کوئی جدید یا پانچواں مسلک نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو حضور رسول کریم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے زمانے سے آج تک آنے والے عقائد و معلومات اہلسنت کو ماننے والا ہے خواہ وہ حنفی ہو یا شافعی، مالکی ہو یا حنبلی اس کے صحیح دین کی ترجمانی مسلک اعلیٰ حضرت ہی سے ہوتی ہے۔ چاروں مسلک حق ہیں۔ اور کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ اور یہی بات امام اہلسنت حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اسلئے اگر کوئی حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی جب تک اپنے آپ کو مسلک اعلیٰ حضرت سے منسوب نہ کرے تو یہ واضح کرنا مشکل ہوگا کہ یہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اپنے امام کی تقلید کے ساتھ چودہ سو سال سے آرہے عقائد و معمولات اہلسنت کا ماننے والا ہے یا وہابیوں دیوبندیوں کے عقائد کو ماننے والا۔

الحاصل مسلک اعلیٰ حضرت سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس سے منزل کی

صحیح شناخت ہوتی ہے اس لئے اہل حق نے اپنی شناخت و پہچان کے لئے مسلک اعلیٰ حضرت کہنا شروع کیا۔ دشمنان اعلیٰ حضرت جو یہ کہتے ہیں کہ مسلک اعلیٰ حضرت پانچواں مسلک ہے ان کو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ ثابت کریں کہ حضور اعلیٰ حضرت کس عقیدے کی تائید قرآن وسنت کی دلیل کے بغیر کی۔ یا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب سے ہٹ کر اپنا موقف اختیار فرمایا۔ کسی بھی موضوع پر آپ حضور اعلیٰ حضرت کی کتابوں کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے ہر عقیدے کے ثبوت میں آیات کریمہ واحادیث مبارکہ اور پھر اپنے موقف کی تائید میں علمائے اہلسنت کے اقوال پیش کئے ہیں۔ حق کو سمجھنے کے لئے شرط ہے کہ تعصب سے بالاتر ہو کر حضور اعلیٰ حضرت کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو آپ واضح طور پر محسوس کریں گے کہ حضور اعلیٰ حضرت وہی کہہ رہے ہیں جو چودہ سو سالہ دور کے علمائے کرام وفقہائے عظام کہتے رہے ہیں۔ آج کے دور میں آرٹ (Art) اور سائنس (Science) کو الگ الگ قرار دیا جاتا ہے۔ آرٹ انسان بناتا ہے اور سائنس مشین مگر آپ کی ذات مقدسہ میں یہ دونوں خوبیاں یکجا نظر آتی ہے۔ ایسے عظیم انسان کی تعلیمات کی روشنی میں یقیناً ہم بھی ایک اچھا انسان بن سکتے ہیں۔ اگر عقل سلیم رکھتے ہوئے بھی ہم اچھا انسان نہ بن سکیں تو صد حیف ہے۔ اتباع شریعت کے بغیر

اچھا انسان بننا مشکل ہے۔ یہی تمام بزرگان دین اور حضور امام احمد رضا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا پیغام ہے۔ دور حاضر میں اپنے بچوں کو اچھا انسان بنانے کیلئے بچپن ہی سے انہیں حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے ارشادات وفرمودات سے آگاہ کریں اور ان کی تعلیمات کا درس ہر درجے کے نصاب میں لازم وضروری سمجھیں۔

زید کی ایک تحریر خالد اور عمرو کی تصدیقات کے ساتھ نظر سے گزری۔ کہ وہ مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا محمد سخاوت علی رضوی کو لکھتے ہیں کہ آپ کی بھیجی ہوئی کتاب ''اس صدی کا سب سے بڑا فسادی ملا'' کسی مولوی صاحب کی معرفت دستیاب ہوئی۔ کتاب کے مطالعہ کرنے پر صد افسوس ہوا اور آپ کی علمی صلاحیت ولیاقت کا جائزہ بھی لیا گیا۔ مجھے شک اس بات کی آپ کی ذات پر ہے کہ آپ اہلسنت و جماعت میں سے ہیں یا نہیں؟ اگر حقیقت میں سنی صحیح العقیدہ مولوی ہوتے تو آپ اپنے آپ کو مبلغ اہلسنت و جماعت لکھتے۔ کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت لکھا اور یہ جملہ لکھکر اور دیگر سنی صحیح العقیدہ سلاسلوں سے بری ہوگئے۔ معلوم ہوا کہ آپ کی نظر میں جو کچھ ہے صرف اعلیٰ حضرت ہی ہے۔

مذکورہ بالا تحریر سے بالکل صاف صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو اپنے آپ کو

مسلک اعلیٰ حضرت سے منسوب کرے وہ سنی صحیح العقیدہ سلاسل سے خارج ہو جاتا ہے۔ان کو جاننا چاہئے کہ کسی سلسلۂ طریقت میں داخل ہونے کے لئے سب سے پہلے سنی صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے۔اور آج کل وہی سنی صحیح العقیدہ ہے جو مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہے۔اب اہل حق انصاف کریں کہ زید، خالد، عمرو مسلک اعلیٰ حضرت کا انکار کر کے کیا اہل سنت کے منکر اور قادریت چشتیت وغیرہ سے خارج نہیں ہو گئے؟

مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی غلام مرتضیٰ صاحب قبلہ کی تصنیف ''اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت تحقیق کے اجالے میں'' دیکھ کر بڑی مسرت و شادمانی حاصل ہوئی۔یقیناً یہ کتاب معترضین کے اعتراضات کا قلع قمع کرے گی۔بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو اغیار کے وسوسوں سے محفوظ رکھے گی۔رب قدیر ہم سب کو تازیست مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رکھے۔آمین ثم آمین۔

محمد اسلام الدین اکمل رضوی

مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا محمد سخاوت علی صاحب قبلہ رضوی

جھوڑا گچھا اتر دینا جپور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ حبیبہ الذی اصطفیٰ

مناظر اہلسنت حضرت علامہ مفتی غلام مرتضیٰ صاحب قبلہ نے مسلک اعلیٰ حضرت کے سلسلے میں جن دلائل و براہین کو پیش کیے ہیں اہل انصاف حق کے متلاشی کے لئے کافی ،شافی ووافی ہے۔ باوجود ان دلائل و براہین کے جو شخص اعراض وانکار کرے اس کا کوئی علاج نہیں ایسوں ہی کے حق میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے من لم یجعل لہ نوراً فمالہ من نور.

اگر کسی سلسلۂ طریقت کا کوئی مرید مسلک اعلیٰ حضرت سے ہٹ جائے تو اس کا رشتہ سلسلۂ طریقت سے کٹ جاتا ہے۔اس لئے کہ قادری ،چشتی ، نقشبندی، سہروردی ہونے کے لئے مسلک اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہونا ضروری ہے۔ چونکہ مسلک اعلیٰ حضرت حق ہے۔جس کی حقانیت ان کی تصنیفات سے ظاہر وزاہر ہے۔اور یہ بعینہٖ مسلک اہل سنت و جماعت ہے۔ اور مسلک اہلسنت و جماعت بعینہٖ مذہب اسلام ہے۔

موجودہ دور میں چاہے حنفی ہو یا شافعی، مالکی ہو یا حنبلی قادری ہو یا

چشتی، نقشبندی ہو یا سہروردی سب کے لیے نجات اور راہ صواب وصراط مستقیم پر قائم رہنے کے لیے "مسلک اعلیٰ حضرت" پر مضبوطی سے قائم رہنا ضروری ہے۔

قارئین کرام! جناب زید کا مکتوب مجھے موصول ہوا۔ وہ لکھتے ہیں کہ

عزیزی مولوی سخاوت علی سلمہ

خیریت ہے اور خیریت چاہیے۔

آپ کی بھیجی ہوئی کتاب "اس صدی کا سب سے بڑا فسادی ملا" کسی مولوی صاحب کی معرفت دستیاب ہوئی۔ کتاب کے مطالعہ کرنے پر صد افسوس ہوا اور آپ کی علمی صلاحیت اور لیاقت کا جائزہ بھی لیا گیا۔ مجھے شک اس بات کی آپ کی ذات پر ہے کہ آپ اہلسنت و جماعت میں سے ہیں یا نہیں۔ اگر حقیقت میں سنی صحیح العقیدہ مولوی ہوتے تو آپ اپنے آپ کو مبلغ اہلسنت و جماعت لکھتے۔ کیوں کہ آپ نے اپنے آپ کو مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت لکھا اور یہ جملہ لکھکر اور دیگر سنی صحیح العقیدہ سلاسلوں سے بری ہو گئے۔

ان کی مندرجہ بالا عبارات کسی حاشیہ وتشریح کی محتاج نہیں۔ ان

کا صاف صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں نے اپنے کو مسلک اعلیٰ حضرت لکھ کر سنی صحیح العقیدہ سلاسل یعنی قادریت، چشتیت، نقشبندیت، سہروردیت سے خارج ہو گیا۔ شاید ان کے نزدیک مسلک اعلیٰ حضرت کسی گمراہ و مرتد فرقہ کا نام ہے۔ کہ اس کے ماننے والے سنی صحیح العقیدہ سلاسل سے خارج ہو جائیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

میں اہل حق کی "عدالت انصاف میں مقدمہ" دائر کر کے ان سے دیانتدارانہ فیصلہ کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ جناب زید مسلک اعلیحضرت کا انکار کر کے اہلسنت کے منکر اور قادریت، چشتیت وغیرہ سے خارج ہو گئے یا نہیں؟

رب کریم ہم سب کو صراط مستقیم مسلک اعلیٰ حضرت کی ہدایت سے نوازے اور اس پر مرتے دم تک قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ضلالت و گمراہی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اور مسلک اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے والوں کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ ذہنوں کو کشادگی اور قبول حق کی توفیق بخشے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

حقیر محمد سخاوت علی رضوی

۱۲؍رجب المرجب ۱۴۲۵ھ

ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مولانا محمد داؤد صاحب قبلہ رضوی سلی گوڑی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔

مسلک اعلیٰ حضرت شرعی حیثیت سے مسلک اہلسنت وجماعت ہی کا دوسرا نام ہے۔ اور لغوی حیثیت سے مسلک کے معانی راستہ، طریقہ، عقیدہ اور مذہب ہیں۔ یعنی اعلیٰ حضرت کا راستہ، طریقہ، عقیدہ، مذہب۔ اور یہ وہی راستہ، طریقہ، عقیدہ اور مذہب ہے جس کی ترویج واشاعت خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، مفتیان دین، علمائے اسلام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے فرمائی۔ مسلک اعلیٰ حضرت کوئی نیا اور خودساختہ مذہب نہیں ہے بلکہ مسلک اعلیٰ حضرت وہی ہے جو خلفائے راشدین کا مسلک ہے صحابہ کرام کا مسلک ہے تابعین عظام کا مسلک ہے تبع تابعین کرام کا مسلک ہے۔ ائمۂ مجتہدین کا مسلک ہے۔

اولیاء کرام کا مسلک ہے علمائے اسلام کا مسلک ہے۔ اسلام کے سچے عقائد جن پر خلفائے راشدین صحابہ کرام تابعین عظام اولیاء کرام علمائے اسلام گامزن رہے۔

وہ فی زمانہ مسلک اعلیٰ حضرت کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

مسلک اعلیٰ حضرت ابتدائے اسلام سے رائج عقائد حقہ صادقہ کا ترجمان ہے۔ حق و باطل اور کھرے کھوٹے کی واضح علامت اور عظیم الشان پہچان ہے۔ صدق و کذب کا امتحان ہے۔ محبوبان رب العالمین وغلامان رحمۃ للعالمین کی جان ایمان ہے۔ دشمنان وباغیان مصطفیٰ وغوث وخواجہ ورضا کے لئے نشتر وخنجر تیغ وسنان ہے۔

قارئین اہلسنت سے میری گزارش ہے کہ آپ حضرات ہمیشہ مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہیں۔ اسی میں دین و ایمان کی حفاظت ہے۔ ورنہ وہابیوں دیوبندیوں اور دیگر مرتدوں کے کفر وارتداد اور گمراہوں کی گمراہیت وضلالت میں فرق باقی نہ رہے گا۔ مرتد اور گمراہ دونوں اہلسنت، حنفیت، شافعیت، مالکیت، حنبلیت کا نام لے کر ہی ارتداد و گمراہیت میں پھنساتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقہ وطفیل مسلک اعلیٰ حضرت پر ہم سب کا خاتمہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ۔

فقیر محمد داؤد رضوی

مصلح قوم وملت حضرت علامہ مولانا غلام یٰسین صاحب قبلہ

صدر مدرس مدرسہ غریب نواز، نیاہاٹ، ضلع دارجلنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم.

مناظر اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی غلام مرتضیٰ صاحب کا زیر نظر مقالہ ''مسلک اعلیٰ حضرت تحقیق کے اجالے میں'' پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ جو اس زمانے میں خصوصاً آئندہ نسلوں کے لئے مسلک حقہ کو پہچاننے اور اغیار کی ریشہ دوانیوں سے بچنے میں معاون ثابت ہوگا۔ رب قدیر حضرت مفتی صاحب قبلہ کو حاسدوں کے حسد سے بچائے اور ان کا سایہ تا دیر ہم سبھوں کے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

فقیر غلام یٰسین رضوی

حضرت مولانا محمد امیر الدین صاحب رضوی موتیہاری ضلع مشرقی چمپارن بہار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداو مصلیا و مسلما.

مسلک اعلیٰ حضرت پر بیجا و نامناسب اعتراضات کرنے والوں کے جواب میں

مناظر اہلسنت حضرت مفتی غلام مرتضیٰ صاحب قبلہ کی یہ کتاب مسکت و جامع ہے۔ بلاشبہ مسلک اعلیٰ حضرت وہی ہے جس کو علمائے حق علمائے اہلسنت کہتے چلے آئے ہیں یہ کوئی نیا یا پانچواں مسلک نہیں ہے۔

فقیر محمد امیر الدین رضوی

ایک نظر ادھر بھی

صدقۂ جاریہ کے بہتے چشمے

(۱) اپنے ماں باپ کے نام کمرہ تعمیر کرادیں۔

(۲) یا ایک کمرہ کی مکمل اینٹ یا سیمینٹ یا چھڑ

(۳) یتیم و غریب مہمان رسول کے کھانے کی کفالت

(۴) ایک مدرس کی سالانہ یا ماہانہ تنخواہ

(۵) دار الافتاء یا درس کے لئے کتابیں

(۶) سالانہ ممبر بنیے جس کی فیس ۱۰۰ روپے ہے۔

(۷) سالانہ یا ماہانہ ممبر حسب حیثیت بنیں۔

یہ صدقۂ جاریہ کی وہ بہتی نہریں اور راستے ہیں جس کے ذریعہ آپ مسلک اعلیٰ حضرت کا عظیم مرکزی ادارہ دار العلوم امام احمد رضا کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں۔

برائے ایصال ثواب مرحوم محمد یونس

اللہ عزوجل مرحوم کی قبر پر رحمت ونور کی بارش برسائے اور ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔اوران کے صاحبزادہ محمد یٰسین صاحب کو آفات و بلیات سے محفوظ و مامون رکھے اوران کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے۔آمین

حقیر غلام مرتضیٰ غفرلہ

Sponsred by:

MD. YASIN

Dharmik Gachh, Sonapur, U/D.

Printed & Desined by:
HIIT PRESS, Loharpatty, Islampur.